کا محافظ اور نگراں صرف مرد ہے اور جب مرد خود ہی اپنا فرض انجام نہیں دیتا تو عورت کی حفاظت ممکن نہیں ؎

نے پردہ، نہ تعلیم نئی ہو کہ پرانی　　نسوانیت زن کا نگہباں ہے فقط مرد

اس بحث کے بعد ہم ایسی آزادیٔ نسواں کو نہیں مان سکتے جس سے خود عورت کی عصمت خطرے میں پڑ جائے آرائش حسن اور نسوانیت کی اصل وقعت اور عزت پردے کے اندر ہی قائم رہ سکتی ہے ؎

کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ؟　　آزادیٔ نسواں کہ زمرّد کا گلوبند''

پردہ

(صفیؔ لکھنوی)

فکر اس کی ہے کہ مستورات سے پردہ اٹھے　　آگ پردوں میں لگے ہر گھر سے اک شعلا اٹھے

لطف چل کر صید ماہی کا لب دریا اٹھے　　بحر میں کشتی رواں ہو ابر گوہر زا اٹھے

خلوت وجلوت میں باہم بے حجابانہ رہیں　　مرد وعورت ساتھ مثل شمع و پروانہ رہیں

فطرتاً دونوں مساوی ہیں یہ استدلال ہے　　قید عورت کے لئے پردے کی، پھر جنجال ہے

عرض تردیداً بطرز سادہ یہ فی الحال ہے　　خود مخالف آپ کی ڈاڑھی کا اک اک بال ہے

دیکھ لیجے فرق ہے دونوں کے خط و خال میں　　وضع میں انداز میں صوت وصدا میں چال میں

فتنہ ساماں ہے نگاہ لعبتان جامہ زیب　　زلف پیچاں دام بہر صید قلب ناشکیب

غیر ممکن یہ کہ ہو بے پردہ حسنِ دل فریب　　بُوالہوس نظریں نہ کتریں جامۂ عفت کی جیب

گوہر ناموس ہاں جس وقت تک مستور ہے　　رخنہ اندازی کی زد سے ایک حد تک دور ہے

عورتوں کے واسطے ہے قیمتی زیور حیا　　شرم کی تصویر خود چادر حیا بستر حیا

نقش بٹھلائے ہوئے یوں صفحۂ دل پر حیا　　دیکھیں آئینہ تو ابھرے بن کے اک جوہر حیا

فتنۂ محشر نہ چونکے چال اس انداز کی　　گھر سے باہر تک نہ جائے یہ روش آواز کی

اہلبیتؑ مصطفیؐ کی پردہ داری دیکھئے　　اور پھر بے پردگی میں بے قراری دیکھئے

بیکسی وعالم بے اختیاری دیکھئے　　آج تک ہوتی ہے جس پر آہ وزاری دیکھئے

وہ حیا و شرم جس کی انتہا کوئی نہ تھی　　چہرے بالوں میں چھپے تھے جب ردا کوئی نہ تھی

آہ اک ہم ہیں کہ اب پردے سے نفرت ہے ہمیں　　پاسِ عزت ہے نہ مطلق پاسِ عفت ہے ہمیں

اپنے احکام شریعت سے عداوت ہے ہمیں　　بے حجابی عام ہو اس کی ضرورت ہے ہمیں

دفعتہ گردان کر دامن چڑھا کر آستیں　　ہاں! نکل آ پردۂ غیبت سے او خلوت نشیں

(ادارہ)